194

یہ گھر بتولؑ کا ہے

نمازِ مدح کا عنوان ہے بتولؑ کا گھر
ہر ایک شان میں ذیشان ہے بتولؑ کا گھر
جہاں کا مرکزِ ایمان ہے بتولؑ کا گھر
مکانِ آیتِ قرآن ہے بتولؑ کا گھر
یہ کبریا کے لئے زیب و زین کا گھر ہے
مکانِ زہراؑ، حسنؑ اور حسینؑ کا گھر ہے

کمال گھر ہے یہاں با کمال رہتے ہیں
مثال کیا کہ یہاں بے مثال رہتے ہیں
خیالِ رب کے سبھی ہم خیال رہتے ہیں
جنابِ زہراؑ کے زُہرہ جمال رہتے ہیں
زمیں پہ عرشِ معلیٰ دکھائی دیتا ہے
یہ گھر تو کعبے کو کعبہ دکھائی دیتا ہے

ہے اِس مکان کا در کربلا کا دروازہ
کشادہ دَر ہے یہ عقدہ کشا کا دروازہ
یہی تو دَر ہے شہہِ انبیا کا دروازہ
درِ رسولِ خدا ہے خدا کا دروازہ
طہارتوں کی مطاہر فضا میں کھلتا ہے
فقط یہ در ہے جو بیتِ خدا میں کھلتا ہے

194

اِسی پہ عرش سے تارا اُتر کے آیا ہے
یہیں پہ دیں کا سہارا اُتر کے آیا ہے
کلامِ حق یہیں سارا اُتر کے آیا ہے
یہاں خدا کا اتارا اُتر کے آیا ہے
فلک کے باسی اتر کر زمیں پر آتے ہیں
فرشتے روٹیاں لینے یہیں پر آتے ہیں
ہر ایک خاک کا ذرہ نگیں ہے اِس گھر میں
فلک سے اعلیٰ ہے جنتی زمیں ہے اِس گھر میں
ہر ایک عرش نشیں ہم نشیں ہے اِس گھر میں
مکاں جو رکھتا نہیں وہ مکیں ہے اِس گھر میں
مکان ایسا کہاں حدِ دو جہان میں ہے
نصیریوں کا خدا بھی اِسی مکان میں ہے
یہ در حیات کا در ہے صفات کا در ہے
مکانِ زہراؑ کا در کائنات کا در ہے
یہ در در اصل حدِ ممکنات کا در ہے
یہی تو در ہے جو سب کی نجات کا در ہے
قدم یہاں ملک الموت کے اُکھڑتے ہیں
اِسی پہ رک کے محمدؐ درود پڑھتے ہیں

194

بنی ہیں آیتِ قرآں سے اِس کی دیواریں
ہیں متصل حدِ یزداں سے اِس کی دیواریں
بلند عالمِ امکاں سے اِس کی دیواریں
ملی ہیں رب کے شبستاں سے اِس کی دیواریں
بِنا مکان کی اللہ کے کرم پر ہے
یہاں سے منزلِ قوسین دو قدم پر ہے

بلندیوں کی علامت ہے اِس مکان کی چھت
ہے پست سامنے اِس چھت کے آسمان کی چھت
بیان کیسے ہو یہ وسعتِ بیان کی چھت
مکانِ زہرؑا کی یہ چھت ہے دو جہان کی چھت
اِسی کی چھاؤں ہے عظمت کے آسمانوں پر
یہ چھت ہے سایہ فگن پانچ سائبانوں پر

اِسی مکان میں اللہ کا حبیب بھی ہے
اِسی مکاں میں مکیں امن کا نقیب بھی ہے
قریبِ کعبہ ہے اللہ سے قریب بھی ہے
اِسی مکان میں فطرس ترا طبیب بھی ہے
طواف اِس کا یہ کُل کائنات کرتی ہے
یہاں کنیز بھی آیت میں بات کرتی ہے

194
اِسی مکان کے دربان میثمؓ و سلماںؑ
یہیں پہ نور علیؑ دینِ حق ہوا ہے جواں
یہی پہ ادنیٰ سا خدمت گزار ہے رضواں
یہیں خریدی ہے حیدرؑ نے مرضیِ یزداں
یہیں پہ ڈھلتی ہے شب دن یہیں نکلتا ہے
یہاں پہ چلتی ہے چکی تو وقت چلتا ہے